Title - RAAH-E-NIJAAT

Creator - Abdul Majeed Khan.

Publisher - Mulk Deen Mohammad (Lahore).

Date - 1934

Pages - 32

Subjects - Fuqaa; Islam - Fuqaa; Islam - Fuqahi masail.
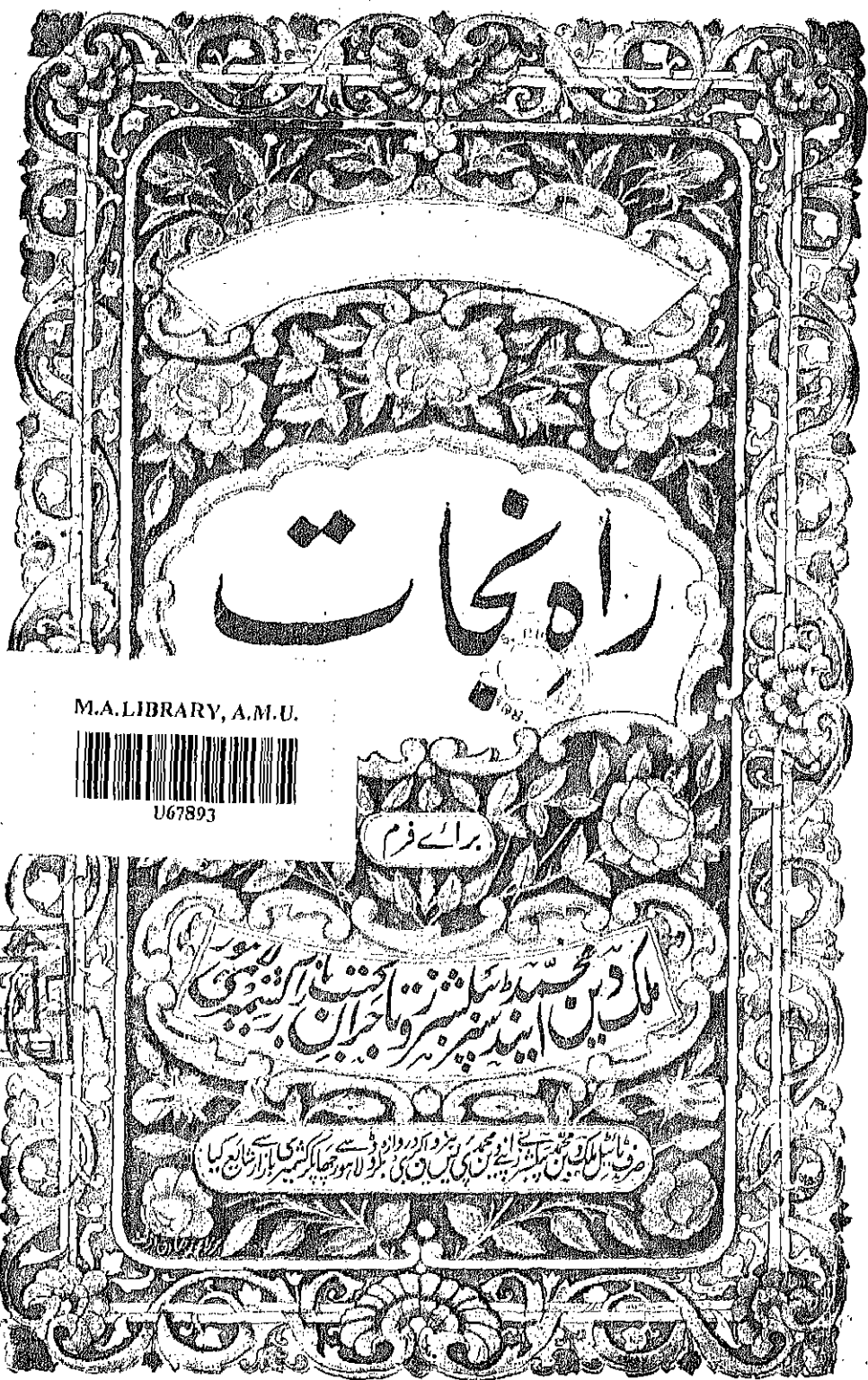
راہ نجات
برائے فرم
ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب بازار کشمیری لاہور
صرف ٹائٹل ملک دین محمد پبلشرز نے اپنے دین محمدی پریس بیرون اکبری دروازہ روڈ لاہور چھاپ کر کشمیری بازار سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راہِ نجات

مشتمل

برمسائل ضروری معہ طریق نکاح

حسب فرمائش ملک دین محمد اینڈ سنز

تاجران کتب لاہور

کشمیری بازار نے

ماہ اکتوبر ۱۹۳۴ء میں ملک دین محمد پبلشر نے باہتمام عبدالحمید خان مینیجر فیروز پرنٹنگ ورکس ۱۱۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علیٰ نوالہٖ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمد وآلہٖ اجمعین ط

اے عزیزو سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے جو کوئی مسلمان ہو خدا کے دوستوں میں داخل ہو دنیا میں بھی اسپر رحمت ہو اور آخرت میں بڑے بڑے درجے بہشت میں پاوے اور بغیر مسلمان ہونیکے عبادت قبول نہیں ہوتی اسواسطے ہر انسان پر لازم ہے کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے اور اپنی اولاد اور گھر کے سب آدمیونکو سکھاوے تو مرنیکے پیچھے عذاب سے نجات پاوے اور نہیں تو بہت عذاب دیکھیگا یہ بھی اور اسکے گھر والے بھی اب سبو مسئلے دین کے کہ یکی اور معتبر کتابو نسے نکال کر بیان کرتا ہوں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزیں ہیں۔ اول کلمہ شہادت کا۔ دوسری نماز۔ تیسرے زکوٰۃ چوتھے حج۔ پانچویں روزے رمضان کے۔ اب سنو تم پہلے کلمہ کے معنی فرض یہی ہے کہ مسلمان پہ کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنیوالا سارے جہان کا ایک ہی اللہ اسکا نام پاک ہے۔ کوئی اسکا شریک نہیں سب بڑائیاں اور کمال اسی کو ہیں اور وہ سب عیبوں سے پاک ہے کسی کام میں کسی کا محتاج نہیں سب اسی کے محتاج ہیں سب چیزونکی اسکو خبر ہے ایک ذرہ بھی اس سے چھپا نہیں اسکے سب چیزونکی قدرت ہے جو چاہے سو کرے۔ کوئی اسکے حکم کو پھیر نہیں سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہیں بھلا یا برا بلکہ دنیا میں جو کرتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی خدا نے پہلے ہی کر رکھا تھا کہ فلانے سے فلانے وقت ایسا ہوگا اور ایمان لاوے کہ فرشتے بندے خدا کے ہیں پیدا ہوئے نور سے پاک ہیں گناہ نہیں کرتے جس کام پر خدا نے مقرر کر دیا ہے اسپر قائم ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت کھاتے پیتے نہیں خدا کا ذکر ان کی زندگی ہے۔ گنتی انکی خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا ان میں چار فرشتے بہت نامور ہیں جبرائیلؑ کہ کتابیں خدا کی ساتھ حکم خدا کے پیغمبروں کے پاس لایا کرتے تھے میکائیلؑ کہ روزی خدا کے حکم سے بندونکو پہنچاتے ہیں

بیان ارکان اسلام کا مختصر

بیان ایمان خدا کا

بیان ایمان فرشتگان

اور مینہ کی تیاری بھی کرتے ہیں اسرافیل کہ صور منہ میں لئے کھڑے ہیں قیامت کیدن پھونکیں گے اور عزرائیل کہ مرنے کے وقت جان نکالتے ہیں اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابیں پیغمبروں کو بھیجی ہیں توریت حضرت موسیٰ پر۔ انجیل حضرت عیسیٰ پر۔ زبور حضرت داؤد پر۔ قرآن حضرت محمد مصطفےٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام پر اور بعضی کتابیں اور پیغمبروں پر جو کچھ خدا کی کتابوں میں لکھا ہے سب حق ہے اس پر ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندوں کی ہدایت کیلئے دنیا میں پیغمبروں کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پر پیغمبر چلیں اسی راہ پر چلو تو دین و دنیا تمہارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر برحق ہیں اور گناہوں سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہیں انکے درجے کو کوئی نہیں پہنچتا ہے اول پیغمبر آدم علیہ السلام ہیں باپ سب آدمیوں کے انکے پیچھے اولاد سے ان کی اور بہت سے پیغمبر ہوئے گنتی ان کی خدا کو معلوم ہے آخر سب سے پیچھے دنیا میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور پیغمبری حضرت پر ختم ہوئی۔ مگر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہوا تھا اسی واسطے حضرت سب پیغمبروں کے سردار ہیں پیدا ہوئے ہیں مکے شریف میں جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی اور قرآن شریف اترنا شروع ہوا پھر تیرہ برس کے شریف میں رہے اور وہاں ہی معراج ہوئی حضرت جبرائیل براق لیکر آئے حضرت کو سوار کرکے مسجد اقصےٰ میں لیگئے عرش کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور اس رات میں بڑی بڑی نعمتیں خدا سے پائیں اور پانچوں وقت کی نماز بھی وہاں فرض ہوئی پھر جب حضرت ترپن ۵۳ برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکے شریف سے مدینے پاک میں ہجرت فرما گئے دس برس وہاں رہے جب تریسٹھ ۶۳ برس کے ہوئے تب وفات پائی چنانچہ قبر شریف حضرت کی وہاں ہی۔ چار کرسی حضرت کی یہ ہیں۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف اور ایمان لاوے کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر و نکیر آکے سوال کرتے ہیں

کہ رب تیرا کون ہے دین تیرا کیا ہے یہ کون شخص ہیں کہ تمہارے پاس آئے ہیں
مردہ اگر با ایمان ہے جواب اُن کو دیتا ہے رب میرا اللہ ہے دین میرا اسلام
اور یہ شخص رسول خدا ہیں پاس ہمارے خدا کے حکم سے کر آئے تھے پھر اس
مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ بہشت کیطرف دروازہ اسکے واسطے کھول
دیتے ہیں۔ اور یہ مردہ اگر بے ایمان ہے منکر نکیر کا جواب اسے نہیں آتا ہر ایک بار
کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اسپر عذاب سخت کرتے ہیں۔ اور دروازہ دوزخ کی
طرف کھول دیتے ہیں۔ اور ایمان لاوے کہ قیامت آنی برحق ہے اس دن حضرت
اسرافیل صور پھونکیں گے۔ آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے اور
ٹوٹ کر گر پڑینگے اور پہاڑ اڑتے پھریں گے جیسے روئی کے گالے پھر زمین اور آسمان
اور سارا جہان فنا ہو جاویگا جب دوسری بار پھونکیں گے پھر سب کچھ موجود
ہو جاویگا۔ مردے قبروں سے نکلیں گے اور ترازو عمل کی کھڑی ہوگی اور نامہ
اعمال ان کے ہاتھوں میں دینگے اور حساب کریں گے ہاتھ پاؤں گواہی دینگے کہ جو
کام کئے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے باریک اور
تلوار سے تیز اسپر سبہا کو چلنے کا حکم ہوگا نیک بندے ایسے چلیں گے جیسے بجلی یا جیسے
باد یا جیسے تیز گھوڑا اور بعضے پیادوں کیطرح اور بہت سے دوزخ میں کٹ کر گر پڑینگے
اور ایمان لاوے کہ حق تعالی نے حضرت کو حوض کوثر دیا ہے پانی اس کا شہد سے میٹھا
اور دودھ سے زیادہ سفید ہے کوزے اسکے بہت ہیں جیسے آسمان کے تارے حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر بیٹھکر قیامت کے دن اپنی امت کو پانی
پلاوینگے جو کوئی پیئیگا پھر پیاسا نہ ہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسول خدا
اور سارے پیغمبر اور اولیاء اور نیک آدمی شفاعت گنہگاروں کی قیامت کے دن
کریں گے اور ایمان لاوے کہ مسلمان کو بڑی بڑی نعمتیں بہشت میں ملیں گی۔
کھانے کو میوے اور پینے کو شربت خدمت کو حوریں اور غلمان رہنے کو مکان اچھے
اچھے سب سے بڑی نعمت بہشت میں دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے مسلمانوں کو نصیب

کریگا۔ اور کافروں کو دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہونگے۔ آگ سانپ بچھو
گرم پانی طوق زنجیر کانٹے بدبو کے مکان اور بہت سے عذاب ہیں حق تعالیٰ دنیا سے
ساتھ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانوں کو عذاب سے بچاوے اور ایمان لاوے کہ جو
کچھ قرآن شریف اور حدیث شریف میں بہشت اور دوزخ کا احوال اور اگلی
پچھلی باتیں لکھی ہیں سب حق ہیں اور جو بات موافق شرع کے ہو حق ہو اور جو بات
خلاف قرآن اور حدیث کے ہے سب باطل ہو اور بُری ہو اور ہر مسلمان پر لازم ہو
کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کیواسطے حضرت کے اہل بیت
اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یاروں سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت
میں افضل اور بہتر سمجھے اور ان سب کی تعظیم کرے اور جب ان میں سے کسی کا نام سنے تو
رضی اللہ عنہ کہے قرآن میں اونکی بڑی تعریف ہو اور حضرت نے بہت سی خوبیاں اونکی
بیان کی ہیں۔ دوست دار انکا بہشتی اور دشمن انکا دوزخی ہے ان سب میں
حضرت ابوبکر حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ کو افضل جان کے بہت سا
اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتوں پر اعتقاد کرکے حق جان
کے پکا مسلمان ہوکے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز کو ساری عبادتوں میں
افضل و بہتر خدا کا فرض سمجھے پانچوں وقت کی نماز کو جماعت سے ادا کرے
اور سستی سے کبھی ترک نہ کرے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو
کوئی محافظت کرے نماز پر ہوگا واسطے اسکے نور اور حجت اور نجات دن قیامت کے
اور جو کوئی محافظت نہ کرے نماز پر نہ اوسکے نور ہو نہ حجت و نجات اور وہ شخص دن قیامت کے
ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی ابن خلف کے اور فرمایا حضرت نے کہ حکم کرو اپنی
اولاد کو نماز ادا کریں جب سات برس کے ہوں اور جب دس برس کے ہوں مار کے نماز پڑھاؤ

بیان وضو کا۔ فرض وضو میں چار ہیں ایک منہ دھونا ماتھے کے بال سے ٹھوڑی
کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک دوسرے دونوں ہاتھ دھونا کہنیوں تک تیسرے
چوتھائی سر کا مسح کرنا چوتھے دونوں پاؤں دھونا ٹخنوں تک۔ ان چار چیزوں سے

اگر بال برابر سوکہا رہے تو وضو صحیح نہو سنت یوں ہے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کے
دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں پھر تین کلی کریں مسواک سمیت اور تین بار
ناک سے دہنے ہاتھ میں پانی ڈال کے بائیں سے ناک جھاڑیں اور تین بار منہ دھوئیں
اور تین بار دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھو کے ایک بار سارے سر کا مسح کر کے
کانوں کا مسح کریں اور تین بار ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھوئیں وضو تمام ہوا وضو
کرتے ہوئے کلمہ شہادت کا پڑھو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور دوگانہ نفل پڑھے ثواب بہت پاوے
وضو کرتے ہوئے دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اور بہت پانی ڈالنا برا ہے۔

نواقض وضو کے۔ جو نجاست آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے وضو ٹوٹ جائے اور
لہو یا پیپ نکل کے بہے وضو ٹوٹ جائے اور چت یا کروٹ لگا کر تکیہ دیکے سوئے وضو
ٹوٹ جائے اور جو قاعدہ بندوبست نماز کے ہیں سو جائے کھڑا یا رکوع میں یا سجدے
میں یا بیٹھا ہو وضو نہیں ٹوٹتا جو ڈھیلا نہ ہوا ہو اور جو نشہ پی کر مست ہو یا بیماری
سے غشی ہو یا پاگل ہو وضو ٹوٹ جائے

بیان غسل کا۔ غسل کے اندر فرض تین ہیں۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔
سارے بدن پر ایکبار پانی بہانا۔ مگر سنت یوں ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن
سے دور کرے پھر وضو کرے پھر بدن پر تین بار پانی بہاوے غسل جماع سے فرض ہوتا
ہے دونوں پر منی نکلے یا نہ نکلے اور جو سوتا اٹھا اور بدن پاکیزہ پر منی پائے غسل فرض
ہے احتلام ہو یا نہ ہو مگر جو احتلام یاد ہو اور بدن یا کپڑے پر اثر نہ پاوے غسل واجب
نہیں اگر عورت کے پاس بیٹھا اور اسے ہاتھ لگایا اور بوسہ لیا اور شہوت ہو کے چیپ سا
نکلے اسے مذی کہتے ہیں اسکے نکلنے سے غسل واجب نہیں ہوتا مگر جو ہاتھ لگانے
سے منی شہوت سے کود کے نکلے اور لذت ہووے تو غسل واجب ہوا۔ علماء فرماتے
ہیں کہ جو انسان سوتا اٹھا اور نائزہ کے اور تراوت مذی کی پائی اسے چاہیئے کہ احتیاط کے

واسطے غسل کرے جب عورت حیض ونفاس سے پاک ہوا اُسپر غسل واجب ہوا اور کمتر مدت
حیض کی تین دن ہیں اور زیادہ دس روز ہیں اس مدت کے اندر جس رنگ کا لہو
نکلے حیض ہے اور جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا غسل کرکے نماز پڑھے جو لہو چالیس
دن تک سے آگے چلا غسل کرکے نماز پڑھے حیض ونفاس میں نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ
رکھے جب سوکھ جاوے نماز قضا نہیں پر روزے جتنے کھاوے اتنے قضا کرے عورت
سے حیض ونفاس میں جماع کرنا حرام ہے اور استحاضہ میں جائز ہے بے وضو قرآن
شریف پر ہاتھ لگانا روا نہیں مگر یاد پڑھنا روا ہے اور حاجت غسل والے اور حیض و
نفاس والی کو دونوں باتیں روا نہیں اور مسجد میں جانا بھی روا نہیں ۔ اور کعبہ شریف
کے گرد پھرنا بھی روا نہیں ہے ۔

بیان تیمم کا ۔ اگر نمازی کو پانی نہ ملے ۔ ایک کوس بھر دور ہو ۔ یا بیماری سے
پانی خلل کرتا ہو پاک مٹی پر تیمم کرکے نماز پڑھے ہرگز نماز ترک نہ کرے پہلے نیت کرے
تیمم کرتا ہوں میں واسطے دور ہونے ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے تقربًا الی اللہ تعالےٰ
یہ نیت کرکے دونوں ہاتھ زمین پر مارکے منہ پر ملے پھر زمین پر مارکے دونوں
ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملے اور ایسی طرح ملے کہ جتنا منہ ہاتھ دھونا فرض ہے سب
جگہ ہاتھ پہنچے اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہووے تو اسے بھی ہلاوے تیمم غسل کا اور وضو کا
ایک سا ہے جیسا آدمی وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہے تیمم سے بھی پاک ہوتا ہے سو اس
نماز اور قرآن پڑھا کرے جبتک پانی نہ ملے جب پانی ملا تیمم ٹوٹا اور جن چیزوں سے وضو
ٹوٹ جاتا ہے انہی سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اگر بدن یا کپڑا ناپاک ہو اور پاک
کرنے کے واسطے پانی نہیں ملتا اسی طرح نماز فرض پڑھے پر جو ستر کے موافق کپڑا
پاک ملے سارے کپڑے ناپاک اتار کر نماز پڑھے ۔

فرض نماز کے تیرہ ہیں سات باہر نماز سے ہیں اور چھ اندر نماز کے باہر کے سات یہ
ہیں ۔ اوّل پاکی بدن کی ۔ دوسرے پاکی کپڑے کی ۔ تیسرے پاکی جائے نماز کی چوتھے
ستر ڈھانکنا ۔ پانچویں وقت پر نماز پڑھنی چھٹے قبلے کیطرف کھڑا ہونا ساتویں نیت نماز کی دل میں کرنا

اپنے جی میں سمجھنا کہ فرض نماز ظہر کے پڑھتا ہوں۔ نیت زبان سے کرنی ضرور نہیں چاہیے
کرے چاہے نہ کرے اگر آدمی کے بدن میں پھوڑا ہے یا زخم ہے اور ہر وقت بہتا ہے یا کسی
کا ہر وقت پیشاب ٹپکتا ہے یا ہوا سرکتی ہے بند نہیں ہوتی یا دست بند نہیں ہوتے
یا نکسیر چلتی ہے بند نہیں ہوتی ایسا آدمی ہر نماز کے وقت وضو تازہ کیا کرے اور بے
خطرہ نماز پڑھا کرے نماز ترک نہ کرے جب وقت نماز کا گیا۔ وضو ٹوٹا۔ مرد کو ستر ڈھانکنا
ناف سے زانو تک فرض ہے اور عورت حرہ کو سارا بدن ڈھکنا فرض ہے۔ اور
باقی مستحب جتنا ستر فرض ہے اگر اس میں سے جونسی عضو کی چوتھائی نماز میں کھل
جاوے نماز ٹوٹ جاوے جیسے چوتھائی ران کی۔ یا ذکر کی یا خصیتین کی۔ یا چوتڑ کی
یا چوتھائی عورت کے سر کی یا کہیں اور کھل جائے نماز فاسد ہو جائے جسے کپڑا میسر
نہ ہو ننگا نماز پڑھے ترک نہ کرے کہ نماز کے ترک کا بڑا عذاب ہے جسے پگڑی چادر کرتا
میسر نہ ہو اسے ٹوپی سے یا فقط ازار سے۔ مکروہ کا ثواب کم ہو جاتا ہے پر نماز جاتی
نہیں جو ستر فرض ڈھکا ہو اگر نمازی جنگل میں ایسے مقام پر ہو کہ قبلہ معلوم نہ ہو
ابر ہو یا اندھیری رات ہو اور کوئی آدمی نہ ملے جس سے پوچھے ایسی حالت میں جدھر کو
جس طرف اس کا دل شہادت دے اسی طرف نماز ادا کرے بغیر سوچ کے نماز
درست نہیں اور جو کئی آدمی ہوں ہر آدمی سوچ جس طرف دل گواہی دے اس پر نماز کرے وقت نمازوں
کے مشہور ہیں پر مستحب یوں ہے کہ صبح کی نماز ذرا اول وقت سے دیر کر کے پڑھے۔ قدرت
سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیوں میں ذرا دیر سے پڑھے اور مغرب کی نماز ابر کے دن دیر
کر کے پڑھے اور عشاء کی نماز بڑی رات گئی پڑھے اور باقی نمازیں اول وقت پڑھنی
درست و بہتر ہیں جس وقت سورج نکلے یا چھپے نماز پڑھنی درست نہیں نہ فرض نہ
نفل نہ نماز جنازہ کی نہ سجدہ تلاوت پر جس نے عصر کی نماز پڑھی نہ ہو وہ لاچاری کو
سورج کے چھپنے کے وقت پڑھ لے صبح کی نماز کے پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے کو نفلیں پڑھنی
مکروہ ہیں پر قضا نماز جائز ہے چھ فرض اصل نماز کے ہیں اول تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر
کہہ کے نماز شروع کرنی دوسرے کھڑے ہو کر نماز پڑھنی تیسرے قرأت یعنی نماز میں

کچھ قرآن شریف پڑھنا چوتھے رکوع پانچویں دو سجدے ہر رکعت میں کرنے چھٹے قعدہ آخر میں یعنی آخر نماز کے التحیات کے قدر بیٹھنا فرض نماز اور وتر بیٹھ کے پڑھنی بغیر بیماری کے صحیح نہیں۔ اور سنت اور نفل بیٹھ کے بھی جائز ہیں پر کھڑے ہو کے پڑھنا بہت ثواب ہے۔ یہ تیرہ فرض نماز کے ہیں ان میں سے اگر ایک بھی ترک کرے۔ تو نماز ٹوٹ جائیگی پھر دوبارہ نماز پڑھے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ صاحب کے مذہب میں ایک آیت قرآن کی نماز میں پڑھنی فرض ہے۔ اور ایک آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہے یا سنت بلکہ اور اماموں کے مذہب میں الحمد ساری پڑھنی فرض ہے قرأت دو رکعت فرضوں میں فرض ہے اور باقی میں سنت ہے اور جو وتر اور سنت اور نفل ہو ہر رکعت میں قراءت فرض ہے۔

بیان واجبات نماز۔ واجب نماز کے چودہ ہیں اول الحمد ساری پڑھنی دوسرے الحمد کے پیچھے سورت ملی ہوئی پڑھنی تیسرے رکوع اور سجدوں میں دیر کرنی چوتھے رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہو کے سجدہ کو جانا۔ پانچویں ایک سجدہ کر کے بیٹھ کے دوسرا سجدہ کرنا چھٹے درمیان نماز کے التحیات کیلئے بیٹھنا ساتویں التحیات دونوں قعدوں میں پڑھنی آٹھویں پکار کر پڑھنا جہاں پکار کر پڑھتے ہیں امام کو اور آہستہ پڑھنا جہاں آہستہ پڑھتے ہیں نویں السلام علیکم ورحمۃ اللہ نماز کے آخر میں کہنا دسویں دعا قنوت وتر میں پڑھنی۔ گیارھویں چھ چھ تکبیریں دونوں عیدوں کی نماز میں پڑھنی۔ بارھویں چار رکعت فرض میں سے دو رکعت اول قرأت کیواسطے مقرر کرنا۔ تیرھویں جو فرض بار بار رکعت میں آتے ہیں سب میں ترتیب رعایت کرنی چودھویں ہر واجب میں ترتیب نگاہ رکھنی سب چودہ واجب ہوئے ان میں سے اگر قصد کر کے ایک بھی ترک کریگا۔ نماز جاتی نہیں پر نہایت مکروہ ہوتی ہے واجب ہے کہ پھر اس نماز کو پڑھ لے اور جو ان واجبوں میں یک یا زیادہ ایک سے بھول کے ترک کیا اور آخر نماز کے سجدہ سہو کا کیا نماز صحیح ہوئی اور جو سجدہ سہو کا نہ کیا واجب ہے کہ یہ نماز پھر پڑھے اور جو کچھ نماز میں پڑھنی فرض ترک کیا یا واجب کے

ترک سے گناہ سر پر رہا اور سجدہ سہو کا یہ ہے کہ جب آخر کی التحیات پڑھ چکے دہنی طرف
سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر التحیات درود پڑھ کے سلام پھیرے۔ لازم ہے
ہر مسلمان پر کہ الحمد اور کئی سورتیں قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑھی جاتی ہے
خوب صحیح کر کے پڑھے نہیں تو گنہگار ہوگا بلکہ بعضی غلطیوں سے نماز جاتی رہے گی اگر الحمد
سے پہلے بھول کے سورت پڑھ گیا یا ایک آیت پڑھ گیا سجدہ سہو کا واجب ہو گیا
جو الحمد کے پیچھے پہلی یا دوسری رکعت میں سورت پڑھنا بھول گیا تیسری یا چوتھی میں الحمد
کے پیچھے پڑھ لے اور سجدہ سہو کا کرے امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب
اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور تمام تراویح میں قرأت پکار کے پڑھے ادا پڑھتا ہو
یا قضا اگر بھول کے آہستہ پڑھے سجدہ سہو کا کرے اور اکیلا آدمی مختار ہے چاہے
ان نمازوں میں پکار کر پڑھے چاہے آہستہ پڑھے۔ اگر وقت پڑھتا ہو پکار کے پڑھنا
اچھا ہے اور جو اکیلا قضا پڑھتا ہو یا قضا اگر بھول کے آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہیں
اور ظہر اور عصر کی نماز میں اور دن کے نفلوں میں سب آہستہ پڑھے پکار کے ناجائز ہے
اور اگر دو رکعت پڑھ کے التحیات کیوا سطے بیٹھنا بھول گیا جب تک سیدھا کھڑا نہیں
ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے۔ اور سجدہ سہو کا لازم نہیں۔ اور جو سیدھا کھڑا ہو گیا۔
نہ بیٹھے آخر نماز کے بعد سجدہ سہو کا کرے۔ اور جو پھر بیٹھ جائے گا نماز ٹوٹ جائے گی۔
اور جو چار رکعت پڑھ کے پانچویں کیوا سطے کھڑا ہوا اور التحیات بھول گیا جب تک
پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے۔ اور سجدہ سہو کا کر کے
سلام پھیرے نماز درست ہوئی اور جو پانچویں رکعت کا سجدہ کیا۔ فرض باطل ہوئے
یہ نماز نفل ہوئی چاہے التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کا کرے۔ سلام پھیرے اب چار رکعت
نماز نفل ہوئیں۔ اور ایک رکعت ضائع ہوئی اور اگر چاہے پانچویں کے ساتھ ایک
رکعت اور پڑھ کے پوری چھ پڑھ کے سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے گا تو بھی نماز صحیح ہو گی۔
چار فرض دو نفل ہو گئے

بیان سنتوں نماز کا سنت مؤکدہ نمازیں بارہ ہیں ایک رفع یدین یعنی دونوں

ل؎ کیونکہ فرض کو غیر فرض کیواسطے ترک کیا۔ لیکن صاحب درمختار نے بحر الرائق وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ کہ اگر بیٹھ بھی گیا۔ تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی مگر سجدہ سہو کا لازم ہے ۱۲۰

ہاتھوں کو کان تک شروع ہوتے اٹھائے دوسرے دونوں ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنی تیسرے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا پہلی رکعت میں چوتھے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پہلی رکعت میں پڑھنا پانچویں ہر رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا چھٹے تکبیرات انتقال کی کہنی یعنے اُٹھتے بیٹھتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ساتویں رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا آٹھویں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا نویں سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا دسویں التحیات کے پیچھے درود پڑھنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ گیارھویں اس درود کے پیچھے دعا پڑھنی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ جس یہ دعا نہ آتی ہو کوئی اور دعا قرآن میں سے یا حدیث میں سے یاد کرے درود کے پیچھے پڑھے بارھویں الحمد کے پیچھے آمین کہنا یہ بارہ سنتیں مؤکدہ نماز میں ہیں انکے سوا اور بعضی چیزیں کتابوں میں لکھی ہیں مستحب ہیں اگرچہ ساری سنت نماز میں بجا لایا نماز کامل ہوتی اور جو ان میں سے کوئی سنت ترک کرے نماز صحیح ہے پر مکروہ ہوتی ہے یعنی ثواب کم ہو جاتا ہے نماز سنت اور نفل اسلئے مقرر ہوئی کہ جو نماز فرض میں کچھ نقصان یا خلل ہوا ہو سنت اور نفل سے پوری کر دیں تاکہ قیامت کے دن اس شخص کی نجات ہو اسلئے ہر انسان پر لازم ہے کہ فرضوں کے ادا کرنے میں بہت کوشش کرے سب کاروبار چھوڑ کے فرض ادا کرے اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا بیماری سے پڑھنی مشکل پڑے یا سفر میں قافلہ جاتا ہو فرض کو ادا کرے باقی نماز کی اگر فرصت ملے تو اُسے بھی پڑھ لے ورنہ خیر

---

[۱] یعنی ساتھ پاکی کے یاد کرتا ہوں میں تجھکو اے اللہ اور ساتھ تعریف تیری کے اور بہت خوبیوں والا ہے نام تیرا اور بہت بلند ہے مرتبہ تیرا اور کوئی لائق بندگی کے نہیں سوا تیرے ۱۲ [۲] پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے ۱۲ [۳] شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا ۱۲ [۴] اللہ بہت بڑا ہے ۱۲

[۵] پاک ہے صاحب میرا بڑی عظمت والا ۱۲ پاک ہے ... اسباب کی جیسے ... صاحب ... [illegible]

قیامت کے دن فرضوں کے ترک کرنے سے بڑا عذاب ہوگا اور واجب کے ترک سے بھی بڑا عذاب ہوگا۔ پر فرض سے کم۔ اور سنت کے ترک سے قیامت کے دن اس پر غصہ کیا جائیگا مگر ایسے پر عذاب سخت نہ کرینگے اور مستحب نفل کے ترک کرنیوالے پر کچھ الزام نہیں۔ جماعت سے پڑھنی سنت مؤکدہ ہے۔ بلکہ بعض علماء نے واجب کہا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ جماعت کا تقید بہت رکھے اگر جماعت سے ایک نماز پڑھیگا ستائیس نمازوں کا ثواب پاویگا اور فرض نماز مسجد میں پڑھے اگر گھر میں یا دوکان میں پڑھیگا ایک نماز کا ثواب ملیگا۔ اور جو محلے کی مسجد میں پڑھیگا پچیس نمازوں کا ثواب ملے گا اور جو جمعے کی مسجد میں پڑھیگا۔ پانسو نماز کا ثواب ملیگا۔ اور جو بیت المقدس میں پڑھیگا ہزار نماز کا ثواب ملیگا۔ اور جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں پڑھیگا ۵۰ ہزار نماز کا ثواب ملیگا اور جو کعبہ شریف کی مسجد میں پڑھے گا۔ لاکھ نماز کا ثواب ملے گا۔ **امامت** ایسا آدمی کرے کہ ساری جماعت کے لوگوں میں علم دین کا زیادہ رکھتا ہو۔ اور قرآن شریف خوب صحیح جانتا ہو۔ اگر جاہل امام ہوگا اپنی اور تمام مقتدیوں کی نماز کھو دیگا۔ جس شخص کے مذہب میں خلل ہو نماز اسکے پیچھے مکروہ ہے اور نماز فاسق کے پیچھے بھی صحیح ہے پر مکروہ ہے۔ فاسق وہ ہے کہ جسنے گناہ کبیرہ یا صغیرہ پر خو پکڑ لی ہمیشہ کیا کرتا ہو۔ لڑکے نابالغ کے پیچھے نماز صحیح نہیں پر تراویح کو بعض علماء نے جائز رکھا ہے اور بعضوں نے نہیں رکھا ہے اگر امام بیماری سے بیٹھ کے نماز پڑھے اور مقتدی کھڑے ہو کر یا امام عذر سے تیمم کرے اور مقتدی وضو کر کے پڑھیں یہ جائز ہے اور نماز سب کی صحیح ہے ساری صف کے پیچھے جدا ہو کے ایک آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے اور بہت برا ہے۔ سنت یوں ہے کہ جبتک صف اول ساری بھر نہ لے پیچھے کوئی کھڑا نہ ہو اور جو صف اول میں جگہ نہ رہے چاہئے کہ ایک آدمی صف سے نکل کر پیچھے کے پاس آ کے دو ہو جائیں اسے اکیلا نہ چھوڑیں اور پاؤں آگے پیچھے کر کے صف کو ٹیڑھا نہ کریں کہ بہت برا ہے۔ **اذان** بھی فرضوں کے لئے سنت ہے وقت پر پڑھے یا قضا ہو اور مسافر جنگل میں بھی اذان کہہ کے نماز پڑھے اور چاہے نہ ہی اقامت کہے جب مؤذن کہے

له درمختار میں بحرالرائق سے نقل کیا ہے کہ [illegible] رسول اللہ [illegible] کا منکر ہوا اسکے پیچھے مطلق جائز نہیں جیسے جو شخص منکر ہو صدیق اکبر کا صحابی ہونے سے ۱۲

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سننے والا بھی اُسکے پیچھے کہے جب وہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ بھی کہے جب وہ کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یہ بھی کہے جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب وہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یہ بھی کہے جب صبح کی اذان موذن کہے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ جواب میں یہ کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ جو کوئی بعد اذان کا سے شہادت پڑھ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ حق تعالیٰ اُسکے گناہ بخشے اور حضرت اُسکی شفاعت کریں جس طور سے جواب اذان کا اُسی طور پر جواب اقامت کا ہے پر جب اقامت کہنے والا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ تو یہ کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا اذان کے پیچھے دعا کرے جو چاہے اسی طرح قبول ہے اذان سنکے نماز کیواسطے آہستہ آہستہ چل کے آوے دوڑ کر نہ چلے کہ برا ہے اور جماعت کیواسطے بھی دوڑ کے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ بہتر نماز پڑھے ایسے طور سے کہ جس میں فرض واجب مستحب سب ادا ہوں اور مکروہات سے خالی ہو وہ یوں کہ اذان کے اور اُسکے پیچھے اقامت یعنی تکبیر ہو اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کیوقت امام اُٹھے اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کر کے نیت کرے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کیوقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کے اللہ اکبر کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اللہ اکبر کہیں اور عورت مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھاوے اور دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر مرد ناف کے نیچے اور عورت چھاتی پر باندھے امام اعظمؒ کے مذہب میں دونوں ہاتھ مرد چھاتی پہ باندھے اور سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ سب نمازی آہستہ پڑھیں. امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر امام اور اکیلا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ پڑھیں مقتدی پھر نہ پڑھیں امام اور منفرد الحمد پڑھے پھر سارے نمازی آمین آہستہ

له یعنی سننے والا بھی اسیطرح چار بار اللہ اکبر کہے ۱۲ ۵ه گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود لائق بندگی نہیں ہے

سوا اللہ کے ۱۲ سه گواہ ہوں میں کہ محمد بھیجا ہوا اللہ کا ہے ۱۲ ٹه آؤ طرف نماز کے ۱۲ ۵ه نہیں طاقت کسی کو

کہیں امام اعظم رح کے مذہب میں مگر مقتدی جب کہ امام کی الحمد سُنیں پھر امام اکیلا سُورۃ پڑھے
اور مقتدی چپ ہو کے سُنا کریں جب قرأت پڑھ چکے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے
اور مقتدی امام کے پیچھے رکوع کریں اور انگلیاں دونوں ہاتھوں کی کشادہ کر کے دونوں
گھٹنے مضبوط کر کے پکڑیں اور دونوں ہاتھ سیدھے رکھیں جیسے کمان کا چلہ اور سر کمر
برابر ہموار برابر رہیں سر اونچا اور نیچا نہ ہو اور سبحان ربی العظیم تین بار یا پانچ بار یا سات
بار کہیں پھر امام پیچھے اس کے مقتدی سر اٹھا کے سیدھے کھڑے ہوں امام سر اٹھاتے
وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہے اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ کہیں اور اکیلا نمازی دونوں
کہے اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کہے بہت علماء کا اس پر عمل ہے جب
تو مہ پورا کر لیں اول امام پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جائیں پہلے
زمین پر گھٹنے پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کے قبلے کی طرف کر کے برابر کانوں کے اور
بازو کو بغل سے اور پیٹ کو زانوں سے اور پنڈلی کو اور بازوں کو زمین پر سے کہے مرد
دور رکھیں اور عورت ان سب کو ملا رکھے اور سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی تین بار یا پانچ
بار یا سات بار کہیں پھر امام کے پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے سے سر
اٹھا کر بیٹھیں اور تسلی سے بیٹھ کے پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَارحَمنِی وَاھدِنِی وَارزُقنِی
اور جو سارے کلمے نہ پڑھ سکے ایک یا دو کلمے پڑھے غنیمت ہے پھر امام کے پیچھے اسکے
مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں تین یا پانچ یا سات بار
سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی کہیں پھر امام پیچھے اسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری رکعت
واسطے اٹھیں پہلے ماتھا پھر ناک پھر دونوں گھٹنے اٹھا کے کھڑے ہو کے جسطور پہلی
رکعت پڑھی تھی دوسری رکعت بھی پڑھیں سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ اور اَعُوذُ بِاللّٰہِ نہ پڑھیں
جب دوسری رکعت پڑھ لیں داہنا پاؤں کھڑا کر کے انگلیاں اسکی قبلے کی طرف کریں
اور بایاں پاؤں بچھا کے اسکے اوپر بیٹھیں اور انگلیاں دونوں ہاتھ کی قبلے کی
طرف کر کے دونوں زانوؤں پر رکھ کے التحیات پڑھیں اگر نماز دوگانہ ہے درود

ا‎ اے اللہ بخشدے تو مجھکو اور مہربانی کر میرے حال پر اور ہدایت کر مجھکو اور رزق حلال کر نصیب مجھ کو ۱۲

ودعا التحیات کے پیچھے پڑھ کے دونوں طرف سلام پھیرے اکیلا نمازی سلام کیوقت جی میں یوں نیت کرے کہ سلام دونوں طرف کے فرشتوں کو کرتا ہے اور امام یوں نیت کرے سلام مقتدیوں کو اور فرشتوں کو کرتا ہوں اور مقتدی یوں سمجھے کہ سلام امام کو اور ادھر ادھر کی مقتدیوں اور فرشتوں کو کرتا ہوں اور التحیات کے واسطے اس طرح پر عورت بیٹھے کہ دونوں پاؤں داہنی طرف سے نکال دے اور بائیں سرین پر بیٹھ جائے اور جو نماز تین یا چار رکعت کی ہو دو رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے کھڑا ہو کے تیسری یا چوتھی رکعت نری الحمد سے پڑھ کے آخر کی التحیات کے پیچھے درود و دعا پڑھ کے سلام پھیرے نمازی نماز میں سیدھا کھڑا رہے اور بوجھ دونوں پاؤں پر برابر رکھے اور دونوں کے بیچ چار انگل فاصلہ رکھے بہت چوڑا اور بہت تنگ نہ کرے اور نظر سجدے کی جگہ پر رکھے ادھر ادھر نہ دیکھے اور امام کی متابعت ہر بات میں کرے یعنی رکوع یا قومہ یا سجدہ یا جلسہ میں امام سے جلدی نہ کرے کہ بہت گناہ ہے اور جو کوئی امام سے جلدی کریگا سر اسکا گدھے کا سا ہوگا اور قومہ جلسہ کو خوب ادا کرے نہیں تو بڑا گنہگار ہوگا بلکہ خدا کے چوروں میں لکھا جائیگا اور نمازی کو لائق ہے کہ نماز میں دل خدا کیطرف متوجہ رکھے ادھر ادھر نہ لیجائے یہ بہت برا ہے اور جو خدا توفیق دے بعد سلام کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور تینتیس بار الحمد للہ اسی قدر اللہ اکبر چونتیس بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ایکبار پڑھے اور جناب الٰہی میں دعا مانگے اور وظیفہ اور دعائیں حدیث شریف میں بہت ہیں جو چاہے پڑھے جو کوئی امام کو رکوع میں پاوے نیت کر کے کھڑا ہو کے اللہ اکبر کہے دوسری بار اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں شریک ہو جائے اور جو کھڑا ہو کے ایکبار اللہ اکبر کہہ کر رکوع کیا تو بھی نماز میں داخل ہوا اور نماز صحیح ہوگی پر بعض علماء نے جب تک دو مرتبہ اللہ اکبر نہ کہے صحیح نہیں رکھا ہے اور جو نیت کر کے اللہ اکبر جھک کے رکوع

کے نزدیک ہوئے کہا نماز صحیح نہ ہوئی سب علماء کے مذہب میں اگر فرض نماز قضا
ہو اور دوسری نماز کا وقت آجاوے یا وتر قضا ہو اور فجر کی نماز کا وقت آوے واجب ہے
کہ پہلے قضا نماز پڑھ لے پیچھے اس کے ادا پڑھے اور دو چار نمازیں قضا ہوں تو واجب
ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی پہلے صبح کی پھر ظہر کی اسی طور آخر تک اگر ایک نماز قضا
ہو اور اسکی یاد پر دوسرے وقت کی پڑھے ادا نماز صحیح نہ ہوگی اگر قضا نماز یاد ہے
اور وقت ادا کا تنگ ہے دونوں نمازیں نہیں پڑھ سکتا چاہئے کہ اول نماز ادا
پڑھے پیچھے اس کے قضا پڑھے اور جو قضا نماز بھول گیا اور ادا پڑھ لی تو بھی جائز
ہے بعد اسکے قضا پڑھ لے اور جو کسی شخص نے چھ نمازیں قضا کیں اب ساتویں اسکی
یاد پر پڑھی جائز ہے جب ان چھیوں کو پڑھ چکیگا پھر صاحب ترتیب ہو جائیگا اگر بعد
اس کے ایک یا دو یا تین بار یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوں پہلے اُن کو پڑھ
لے تب وقت کی نماز پڑھے اور جو چھ قضا ہوں پھر ترتیب ساقط ہوئی پھر جب
ان چھیوں کو پڑھ لیا صاحب ترتیب ہو گیا۔ اگر نمازی نماز کے اندر کچھ بات بول
اُٹھے جان کے یا بھول کے یا کسی کو سلام کرے یا جواب سلام کا دے زبان سے
یا کھاوے یا پیوے یا آواز کر کے روئے درد مصیبت سے یا اُف آہ کرے یا اُخ اُخ
کرے یا کھانسے یا چھینکنے والے کو کہے یرحمک اللہ یا کسی نے اپنی خبر نیک یا
خوشی کی بات کہی اور اس نے اسکے جواب میں کہا۔ سبحان اللہ یا الحمد للہ
یا کسی نے اپنے غم مصیبت کی بات کہی اور اسنے اسکے جواب میں کہا لا حول و لا
قوۃ الا باللہ یا کہا انا للہ و انا الیہ راجعون یا نماز میں قرآن ایسا غلط پڑھا جس کے
معنی اور ہو گئے یا اپنے امام کے سوا کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز میں قرآن بھول گیا
اور اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کے بتلانے سے لقمہ لیا یا نجاست پر سجدہ کیا یا
قبلے کی طرف سے چھاتی اسکی پھر گئی یا نماز میں کوئی فرض چھوڑ ترک کیا یا سجدے میں
دونوں پاؤں زمین سے اٹھا لئے یا نماز میں قرآن دیکھ کے پڑھا یا نماز میں امام کے آگے
کھڑا ہو گیا نماز اسکی ان سب صورتوں میں باطل ہوئی یعنی ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور جو نماز

کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی۔ عمل کثیر وہ ہے کہ جو کام دونوں ہاتھوں سے ہوا کرتا ہے اگر نمازی نے اسی کام کو دونوں ہاتھ سے کیا یا ایک ہاتھ سے کیا نماز ٹوٹی اگر نماز میں مسکرایا بغیر آواز کے نہ وضو جائے نہ نماز اور جو آواز سے ہنسا پر اسی نے سُنا غیروں نے نہ سُنا ایسی ہنسی سے نماز جاتی ہے پر وضو میں خلل نہیں ہوتا اور جو کھل کھلا کے ہنسا تو اور غیروں نے سُنا وضو بھی گیا۔ اور نماز بھی گئی اگر قصد کر کے وضو توڑے نماز فاسد ہوئی اگر تین بار ایک رکن کے اندر نماز میں بدن کھل گیا نماز فاسد ہوئی۔ **مکروہات نماز** کے بہت ہیں یعنی ضروری بیان ہوتے ہیں اگر واجب نماز کا ترک کیا نماز مکروہ تحریمی ہوئی یعنی بہت مکروہ ہوئی واجب ہے کہ ایسی نماز پھر پڑھے اور جو سنت مؤکدہ ترک کی تو بھی پھر پڑھے اور جو مستحب ترک کیا نماز صحیح ہے پر تھوڑا سا ثواب کم ہوا نماز میں حرکت عبث یعنی بے فائدہ کرنی مکروہ ہے لیکن اگر تھوڑی ہو اور جو بہت ہے تو نماز فاسد ہوتی ہے۔ نماز میں ماتھے کی مٹی پونچھنی مکروہ ہے۔ اور کپڑے کو مٹی سے بچانے کیلئے اُٹھانا مکروہ ہے اور کپڑے کو کاندھے پر ڈال کے دونوں طرف سے لٹکانا یا کرتہ پاجامہ پہن کے بند اُس کے آگے نہ باندھنے مکروہ ہیں۔ ننگے سر نماز پڑھنی مکروہ ہے سر پر بالونکا جوڑا باندھ کے نماز مکروہ ہے بلکہ ثواب یوں ہے کہ بالونکو نماز کیوقت کھولدے تو وہ بھی سجدہ کریں ماتھے کے آگے سے مٹی کنکر دور کرنی مکروہ ہے جو سجدہ ہو سکے اور جو نہ ہو سکے ایکبار یا دو بار دور کرے تین بار نہ کرے انگلیاں نماز میں چٹخانی مکروہ ہیں نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا یا آسمان کیطرف دیکھنا یا الٹنا داہنی طرف یا بائیں طرف اور جمائی لینی یعنی انگڑائی توڑنی زمین پر سجدہ کرنے میں بازو ڈالنے یا پیٹ سے ران ملانی مکروہ ہے اور مرد کو لال زرد کپڑوں سے یا ریشمی کپڑوں سے یا کیوڑ پگڑی سر پر باندھ کے ٹڑی کھول کے نماز مکروہ ہے اور جن کپڑوں میں آدمی یا جانور کی صورت ہو۔ ان سے نماز پڑھنی مکروہ ہے اور نمازی کے آگے سے گذرنا بہت بڑا گناہ ہے اِس لئے نمازی کو لازم ہے کہ جس جگہ رستہ چلتا ہو نماز نہ پڑھے بلکہ ایک لکڑی اپنے آگے کھڑی کر کے پڑھے نماز میں کھانسنا خوب نہیں جب تک زور نہ کرے ناچاری کو

معاف ہے جبوقت کہ بھوک غالب ہو اور کہانا بھی تیار ہو اور وقت بہت ہو یا انسان کو احتیاج مکان ضرور یا پیشاب کی ہو نماز مکروہ ہے اول خاطر جمع کر کے نماز پڑہے جو نماز مکروہ ہو وہ پھر کے پڑھنا خوب ہے تاکہ قیامت کے عذاب سے چھوٹے اور جو نہ پڑھے تو فرض سر سے اُترا پر تقصیروار رہا۔ اگر انسان ایسا بیمار ہو کہ کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کے نماز پڑھے اور رکوع و سجود کرے اور جو رکوع و سجود بھی نہ کر سکے دونوں کے واسطے اشارہ کرے پر رکوع کیواسطے سر تھوڑا سا جھکاوے اور سجدے کیواسطے بہت جھکاوے اور بیٹھنے کی طاقت نہ ہو لیٹ کر نماز اشارے سے پڑھے چت لیٹے اور منہ قبلے کی طرف کرے اور جو ایسا بیمار ہو کہ اشارے کیواسطے سر اُٹھا نہیں سکتا۔ نماز موقوف رکھے جب تک حق تعالیٰ سر اُٹھانے کی طاقت دے جب سر اُٹھانے کی طاقت آوے نماز شروع کرے اور بعضے علماء نے کہا ہے جسے طاقت سر اُٹھانے کی نہ ہو وہ دل میں نیت کر کے دل سے نماز پڑھے اور پلکوں سے اشارے رکوع و سجدوں کے کرے غرض نماز نہ چھوڑے کہ چھوڑنا نماز کا بہت بُرا فعل ہے قیامت کے دن بے نمازی کو بہت سخت عذاب ہوگا۔

بیان قصر نماز کا

اگر انسان تین منزل یا زیادہ سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے نکلے اور عمارت شہر کی سے باہر ہوا اب یہ شخص مسافر ہوا چار رکعت فرض کو دو رکعت پڑھے یعنی ظہر عصر عشاء کی نماز دو رکعت پڑھا کرے اور فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے کم نہ کرے اور جو مسافر امام ہو اور مقتدی مقیم ہو مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑھ کے سلام پھیرے اور مقیم مقتدی کھڑا ہو کے دو رکعت باقی پڑھ کے سلام پھیرے اگر مسافر اپنے گھر آیا اب سفر تمام ہوا چاروں رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور جو راہ مسافر نے کسی شہر میں یا کسی گاؤں میں پندرہ دن یا پندرہ سے زیادہ رہنے کا ارادہ کیا تو بھی چار رکعت پڑھا کرے جب اس مکان سے سفر کریگا پھر دوگانہ پڑھے گا مسافر سنتوں کو کم نہ کرے پر جو راہ میں چلا جاتا ہو اور سنت پڑھنے کی فرصت نہ ہووے سنت موقوف

ف۔ اور جو مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے وہ ظہر عصر عشاء میں چاروں رکعت پڑھے کم نہ کرے ۱۲

کرے اور فرض پڑھ لے۔

نماز جمعے کی فرض ہے دو رکعت جماعت سے شہر میں اکیلے صحیح نہیں گانو
میں بھی صحیح نہیں جمعے کے فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز سر سے اتر جاتی ہے نیت یوں
کرے نماز کرتا ہوں دو رکعت فرض اس جمعے کے واسطے اتارنے فرض ظہر کے میرے ذمے
خَالِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
جمعے کے دن بعد دو پہر کے وقت اذان کے خرید و فروخت حرام ہے تیاری نماز کی
کرے اور دنیا کے کاروبار موقوف کرے جب امام خطبہ پڑھے سب اسکی طرف
متوجہ ہو کر خطبہ سنیں اول سے آخر تک خطبے کے باتیں نہ کرے اور نماز سنت
و نفل نہ پڑھیں چپ بیٹھے رہیں جب نماز ختم ہوئے سب خرید و فروخت ہوئی
جمعے کے دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے مکروہ ہے امام اعظم کے مذہب میں جمعے
کی نماز اور دونوں عیدوں کی واجب ہے اور علماء کے مذہب میں یہ تینوں نماز
سنت مؤکدہ ہیں عید الفطر کی سنت یوں ہے پہلے کچھ کھا وے اور مسواک کرے
اور غسل کرکے اچھے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اگر میسر ہو لگا لیوے اور صدقہ فطر کا
فقیر کو دے کے عیدگاہ کو نماز کے واسطے جاوے اور راہ میں آہستہ آہستہ تکبیر
کہتا ہوا چلا جاوے جب عیدگاہ میں پہنچے موقوف کرے تکبیر یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
وقت نماز عیدین کا اشراق کے وقت سے دو پہر تک ہے عیدین کی نماز یوں پڑھے نیت
کرکے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ کے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھے جب پڑھ چکے دونوں ہاتھ
کانوں تک اٹھا کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھا کے اللہ اکبر کہہ
اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اٹھا کے اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لے اور دوسری
میں جب قرأت پڑھ چکے اسی طرح تین بار اللہ اکبر کہہ کے پھر ہاتھ تیسری بار نہ
باندھے بلکہ چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کے رکوع کرے۔ عید اضحٰے کے دن بھی یوں

---

[۱] شہر بڑا یا چھوٹا ہو ۱۲ [۲] اور ہر دو تکبیروں زوائد میں اتنا فصل کرے کہ تین بار سبحان اللہ کہہ سکے ۱۲

ہی کرے جیسے عیدالفطر میں ہے پر پہلے نماز سے کچھ نہ کھائے ۔ بلکہ نماز عید کے بعد
اپنی کی ہوئی قربانی میں سے کھاوے اور راہ میں تکبیر پکار کے پڑھتا چلے ۔ اور
دونوں عیدوں میں بہتر یوں ہے کہ جاوے ایک راہ سے اور آوے دوسری راہ
سے نانویں تاریخ ذی الحجہ کی سے تیرھویں تاریخ عصر کی نماز تک ایک بار[1] پیچھے ہر
نماز فرض کے پکار کے کہے ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ[2] ۔

بیان جنازہ کا ۔ مردہ مسلمان کو غسل دینا اور گور و کفن کرنا اور نماز جنازے کی پڑھنا
فرض کفایہ ہے جو بعضے مسلمان بھی یہ کام کرلیں گے سب کے سر سے اتر جائیگا ۔
اور جو کسی نے نہ کیا جس جس کو مردے کا احوال معلوم ہوگا سب گنہگار ہوں گے
مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی موت یاد رکھے ۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ جو کوئی
ہر روز بیس بار موت کو یاد کرے گا درجہ شہادت کا پاوے گا ۔ اور لازم ہے کہ جو کسی
کا دین یا حق اس پر آتا ہو یا نماز یا روزہ یا کفارت قسم کی یا اور کچھ اس کے ذمے ہو ان
سب چیزوں کو لکھ کے اپنے پاس رکھے کہ اگر اچانک موت آوے اس کے پیچھے ۔
اس کے وارث ادا کریں ۔ جب انسان مرنے لگے اسکے پاس والے کلمہ اور سورہ
یاسین پڑھیں ۔ جب مر جائے جلدی جلدی غسل کفن کرکے نماز جنازے کی پڑھ
کے دفن کریں اور صبر کریں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ[3] کہیں رونا چلانا اور
ہائے ہائے کرنا اور بال نوچنا اور پیٹنا حرام ہے بلکہ حضرت نے ایسے لوگوں پر لعنت
کی ہے لیکن فقط دل سے غم کرنا اور آنسوؤں سے آہستہ آہستہ رونا مضائقہ
نہیں اگر بغیر جنازہ مردے کو دفن کیا تین دن کے اندر نماز اسکی گور پر پڑھیں نماز جنازے
کی یوں ہے کہ پہلے نیت کرے ۔ نماز پڑھتا ہوں میں اس جنازے کی ثنا واسطے
اللہ کے درود واسطے پیغمبر صلعم کے اور دعا واسطے میت کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ

---

١ اگر نماز جماعت سے پڑھے تو تکبیر تشریق واجب ہے ١٢ ٢ اللہ کے واسطے ہے سب تعریف ١٢
٣ ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم کو پھر اسی طرف جانا ہے ١٢

اور دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک اُٹھاوے اور باندھے پھر ہاتھ نہ اُٹھاوے اور پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر اللہ اکبر کہہ کے پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تیسری بار اللہ اکبر کہہ کے اگر جنازہ بالغ کا ہے یہ دعا[1] پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اور جو میت لڑکا ہے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور جو لڑکی ہو یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پھر چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کے دونوں طرف سلام پھیرے جو بچہ پیدا ہو کے روئے یا حرکت کرے کہ جینا اُسکا معلوم ہو اس پر نماز پڑھیں۔ اور جو بچہ مردہ پیدا ہو غسل دیکے کپڑے میں لپیٹ کے دفن کر دیں نماز نہ پڑھیں جس عورت کا خاوند مرے اس عورت پر واجب ہے کہ چار مہینے اور دس روز تک صبر کرے یعنی بناؤ سنگار موقوف کرے مہندی چوڑی سرخ زعفرانی کپڑا استعمال نہ کرے سر میں تیل آنکھوں میں کاجل نہ لگاوے اور خاوند کے گھر سے باہر نہ جاوے اور جو کوئی کاروبار کرنیوالی ہووے رات کو نہ لاچاری کو دن میں باہر

---

[1] اے صاحب ہمارے بخشدے زندوں ہمارے کو اور مردوں ہمارے کو اور انکو جو حاضر ہیں اور غائب اور چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو اے اللہ جس کو زندہ رکھے تو ہم سے قائم رکھ اُسے اسلام پر یعنی فرمانبردار رکھ اپنا اور جو مارے تو ہم سے مار اس کو ایمان پر یعنی اُسکا خاتمہ ایمان پر ہو تیری مہر سے اے سب مہر کرنیوالوں سے زیادہ مہر کرنیوالے ۱۲ اے اللہ کر اُسے ہمارے واسطے اسپر منزل (اُسے کہتے ہیں کہ جو پہلے منزل پر جا کر سب سامان درست کرے) اور کر اُسے ہمارے واسطے اجر اور ذخیرہ اور کر اُسے ہمارے واسطے سفارش کرنیوالا اور سفارش قبول کیا گیا ۱۲

جایا کرے اور رات کو اسی گھر میں رہا کرے اگر چور و نکارات کو خطرہ ہو یا گھر گر جائے یا کوئی زبردستی اسے گھر سے نکالے لاچاری کو کسی اور گھر میں جا کے سوگ کرے پر صبر سے بیٹھی رہے پیٹنا چھٹنا[1] حرام ہے جب چار ماہ دس روز ہو لیں سوگ دور کرے یعنی مہندی اور خوشبو لگا وے اور جو خاوند کے سوا کوئی اور مرد مر جاوے باپ بھائی یا بیٹا یا اور کوئی تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے۔ واجب نہیں ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے اور تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے قبرستان میں زیارت کیواسطے جانا ثواب ہے۔ پر قبروں کو دیکھ کے اپنی موت یاد کیجے اور خدا سے اپنے واسطے اور مردوں کیواسطے دعا رحمت اور بخشش کی مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الہکم التکاثر اور کچھ کلام پڑھ کے ان کو ثواب بخشے اول۔ قبرستان جا کے یہ دعا پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَّا وَالْمُتَاَخِّرِيْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ يَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ[2] اور جو عبادت خدا کیواسطے کرے نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیر و بھوکھا کو کھلانا یا پانی پلانا اور اس عبادت کا ثواب مردے کی روح کو بخشے اسے ثواب پہنچتا ہے۔ پر جو نیت اس عبادت میں خدا کے واسطے نہ کی جیسا بعضے جاہل پیروں کے نام بکرا یا مرغا پال کے نیاز کرتے ہیں ایسی نیاز کچھ کام کی نہیں ایسی باتوں سے پیر ناخوش ہوتے ہیں اور یہ لوگ بڑے گنہگار ہوتے ہیں بلکہ ایسے بکرے یا مرغے کا گوشت بعضے علماء نے حرام لکھا ہے خدا ان بلاؤں سے مسلمانوں کو بچاوے قبروں کو سجدہ کرنا حرام ہے اور انکے گرد قربان ہونا منت انکی ماننی اور روشنی ان کی کرنی اور انسے دعا مانگنی سخت زبون ہے بلکہ ان کے نام پر بیڑیاں بہشتی ڈور ڈالنے بھی برا ہے اور سہرا

---

[1] چھٹنا قصبات شاہجہان آباد میں کوٹنے کو کہتے ہیں ۱۲

[2] سلام ہو تم پر اے قبر والو مسلمانوں اور مومنوں تم ہم سے آگے پہنچے ہو۔ اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم اگر چاہے خدا تم سے ملنے والے ہیں ۱۲

بال چوٹی ان کے نام پر رکھنی بھی نہایت برا ہے یہ رسمیں جاہلوں کی ہیں حق تعالے نجات دے جیسے دعا اولیاء کے وسیلے سے منظور ہو یوں کہے یا اللہ میری مراد فلانے ولی کی طفیل سے بر لا اور یوں نہ کہے یا پیر میری مراد بر لاؤ اور نیاز یوں کرے یا اللہ میرا بیٹا ہو تیرے نام کا فقیروں کو کھانا کھلاؤں اور ثواب اسکا فلانے ولی کی روح کو بخشوں یوں نہ کہے یا پیر تو جیسے بیٹا دیگا تیری نیاز کرونگا ایسی باتیں بہت بری ہیں خدا نیک عمل کی توفیق دے شب برات کو مردوں کی گور پر چراغ جلانے بلکہ ہر وقت حرام ہیں اولیاء کی گور ہو یا شہید کی یا کسی اور کی اور لال دھاگے پاس باندھ کے مردوں کی فاتحہ دینی بیہودہ بات ہے جسے فاتحہ دینی منظور ہو کھانا پانی خدا کیواسطے محتاجوں کو دیکے ثواب مردے کو بخشے یہ زیادہ بکھیڑا بیوقوفی ہے اور شب برات کو گھروں کے اندر بہت چراغ جلانا اور آتشبازی چھوڑنا حرام ہے کیونکہ یہ رات بزرگ ہے اس رات میں عبادت کرے بخشوا دور کرے

بیان زکوٰۃ اور صدقہ فطر کا تیسرا رکن اسلام کا زکوٰۃ ہے اور وہ فرض ہے اگر کوئی زکوٰۃ فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جس پر فرض ہے اور ادا نہ کرے قیامت کے دن اسکا مال سانپ بن کے اسکے گلے میں طوق ہوگا۔ اور سونا چاندی دوزخ میں گرم کر کے اسکے بدن پر داغ دینگے زکوٰۃ فرض ہے مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب کاروبار ضروری سے بچ رہے اور نصاب پر ایک برس پورا گذرے یعنی غلام پر زکوٰۃ نہیں اور لڑکے اور دیوانے کے مال میں بھی زکوٰۃ فرض ہے انکی طرف سے والی ان کا دیوے اور جسکے پاس مال نصاب سے کم ہو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے اور جسکے پاس مال نصاب بھر ہو اور وہ اتنا یا اس سے زیادہ قرضدار ہو اسپر زکوٰۃ نہیں رہنے کے گھروں میں پہننے کے کپڑوں میں خدمت کے غلاموں میں سواری کے جانوروں میں لڑائی کے ہتھیاروں میں کسب کے اوزاروں میں پڑھنے کی کتابوں میں اور جو نسی چیزیں کاروبار میں آتی ہیں جیسے تانبے کے برتن ان میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے جس مال میں زکوٰۃ فرض وہ مال تین قسم کا ہے

قسم نقدی یعنے سونا چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو۔ یا زیور یا پترے سونیکے یا چاندیکے
ہوں نصاب چاندی کے دوسو درم ہیں جن کی باون تولہ اور چھ ماشے چاندی ہوتی
ہے جسے حق تعالیٰ دے اور کمائی سے اتنی چاندی اسکے پاس پہنچے اور برس دن اسپہ
گذرے۔ چالیسواں حصہ فرض جان کے خدا کی راہ میں دے اور نصاب سونے کی
بیس مثقال ہے جس کا ساڑھے سات تولے اور چھ ماشے سونا ہوتا ہے جسکے پاس اتنا سونا کاروبار
یا ضروری سے بچ رہے۔ اور برس اسپر گذرے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے نیت زکوٰۃ
میں ضروری ہے بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتی جسپر زکوٰۃ فرض ہو۔ چالیسواں حصہ
کر لے اسے زکوٰۃ فرض جان کے جدا کر رکھے اور فقیر و محتاج کو دے اور جو جدا نہ کرے۔ جب
کسی فقیر کو کچھ دے اسوقت جی میں سمجھ لے کہ زکوٰۃ فرض ادا کرتا ہوں۔ اگر نیت
زکوٰۃ کی نہ کی اور سارا مال بانٹ دیا زکوٰۃ سر سے اتر گئی اور جو کچھ مال رکھا۔ فقیروں کو
دیا۔ اور نیت زکوٰۃ کی نہ کی بعضے علماء نے کہا ہے سارے مال کی زکوٰۃ
اسپر لازم ہے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ جتنا مال بانٹا اس کی زکوٰۃ سر
سے اتر گئی۔ جتنا رہا اس کی زکوٰۃ دے دوسری قسم مال زکوٰۃ کی یہ ہے کہ سوداگری
کیواسطے کپڑا یا غلہ یا اور کچھ خریدا اور جب ایسے مال پہ برس روز گذرے
اس کی قیمت کرے اگر باون تولہ چھ ماشہ چاندی یا اس سے زیادہ قیمت
اسکی ٹھہرے۔ چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے۔ تیسری قسم مال زکوٰۃ کی جانور
ہیں یعنی اونٹ گائیں بکریاں نر مادہ ملی جلی اگر سارے برس یا آدھے برس سے
زیادہ جنگل میں چگا کریں زکوٰۃ ان پر واجب ہے اونٹ کی زکوٰۃ کے سارے
مسئلے بیان نہیں کیے جاتے تیس گائے بیلوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ جب تیس پورے ہوں
اور برس روز ان پر گذرے ایک تبیعا یعنی بچھڑا یا بچھیا برس دن سے زیادہ کا۔ دو
برس سے کم کا دے۔ جب چالیس ہوں ایک مسنا یعنی دو برس سے زیادہ تین برس
سے کم کی بچھیا یا بچھڑا دیوے۔ جب ساٹھ ہوں دو تبیعے دیوے جب ستر ہوں یک
مسنا اور ایک تبیعا جب اسی ہوں دو مسنے جب نوے ہوں تو تین تبیعے۔ جب سو

ہوں تو دو تبیعے اور ایک مُسنّا دیوے اسی طور پر ہر ایک تیس میں تبیعا اور ہر چالیس میں مُسنّا دیا کرے گائے بھینس کی زکوٰۃ ایک طور پر ہے چالیس بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں جب چالیس پوری ہوں اور برس رو زان پر گذرے ایک بکری دے ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہوں دو بکری زکوٰۃ دے دو سو تک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تین بکریاں دے ایک کم چار سو تک جب چار سو پوری ہوں چار بکریاں دے پھر ہر سو میں ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی زکوٰۃ ایک ہی طور پر ہے زکوٰۃ میں چاہیے ایک بکری دے چاہیے بکرا لیکن چھوٹے بچے جانور سب گن کے زکوٰۃ دے زکوٰۃ مسلمانوں کو دے کافر کو نہ دے فقیر کو دے دولتمند کو نہ دے دولتمند وہ ہے کہ مالک نصاب ہو اور جو نصاب سے کم مال اسکے پاس ہو زکوٰۃ لے دینی جائز ہے زکوٰۃ اپنے ماں باپ کو اور اپنی اولاد کو نہ دے اور عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو نہ دے اور اپنے غلام باندی کو نہ دے اور زکوٰۃ کا پیسہ سید کو نہ دے سوا زکوٰۃ کے اور جو کچھ ہو ادب سے گذرانے اگر چچا بھائی اور قرابت والے محتاج ہوں زکوٰۃ ان کو دینا بہت ہی خوب ہے۔

صدقہ فطر کا جو شخص مالک نصاب کا ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اسپر واجب ہے جتنے گھر کے آدمی ہوں ہر ایک کی طرف سے دو سیر گیہوں یا چار سیر جو فقیر کو عید کی نماز کو جانے سے پہلے اپنی جورو کی طرف سے اور بیٹا اور بیٹی بالغوں کی طرف سے دینا ضرور نہیں وہ اپنے پاس سے صدقہ دیویں اگر مالک نصاب کے ہوں پر غلام باندی کی طرف سے دے جتنے صدقہ فطر عید کے دن نہ دیا تب چاہیے دے جو کوئی کسی کے گھر اترے تین دن تک ضیافت اسکی کرنی سنت ہے سوال کرنا بغیر نہایت محتاجی کے حرام ہے جو شخص مالک نصاب کا ہے عید اضحیٰ کے دن قربانی اسپر واجب ہے بکری برس دن کی یا زیادہ کی یا گائے دو برس کی یا زیادہ کی یا اونٹ پانچ برس کا یا زیادہ کا ذبح کرے اور جو سات آدمی اونٹ یا گائے میں شریک ہو کر قربانی کریں جائز ہے اگر سبکی غرض قربانی کی ہو قربانی فربہ بے عیب ذبح کرے قربانی عید کی نماز سے پہلے جائز نہیں عید کی نماز سے پیچھے ذبح کرے

لہ اور جب داخل انصاب ہونگا ہو جیسے ایکسو بیس میں مختار ہے چاہے تین سنے دے یا چار تبیعے ۱۲ سلہ یعنی نصف

تین دن تک ذبح درست ہے۔ دسویں گیارہویں بارہویں اگر تین دن کے اندر قربانی نہ کی جتنی قربانی یا اسکی قیمت ہو فقیر و نکو دے صدقہ فطر کا اور اضحیہ کا ہر صاحب نصاب پر واجب ہے نصاب پہننے والی چیز ہو یا نہ ہو جیسا کپڑا پہننے سے یا گھر رہنے سے زیادہ ہو اور قیمت اسکی نصاب ہو اور نیت تجارت کی نہ ہو اسپر زکوٰۃ فرض ہوگی جب نیت تجارت کی اسمیں ہو گی اور برس بھی اسپر گذریگا۔ **بیان روزہ رمضان کا** چوتھا رکن اسلام کا روزے رمضان شریف کے ہیں جو کوئی فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور جسپر فرض ہوں اور نہ رکھے بڑا گنہگار ہے۔ نیت روزے میں فرض ہے بغیر نیت کے صحیح نہیں ہے ہر رات نیت کیا کرے وقت نیت کا ساری رات ہے صبح کی نماز سے پہلے سب علمار کے مذہب میں لیکن امام کے نزدیک جسنے نیت روزے کی رات میں نہ کی دن میں دوپہر سے پہلے کرے اگر کچھ کھایا پیا نہ ہو اور دوپہر سے پیچھے نیت کسی کے مذہب میں صحیح نہیں ہے۔ اگر کسی نے چاند رمضان شریف کا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی نے اسکی بات پر اعتبار نہ کیا اور شہر والوں کو روزے کا حکم نہ کیا اس چاند دیکھنے والے پر روزہ رکھنا واجب ہوا اور جو عید کا چاند اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قاضی نے اسکے کہنے سے عید نہ کی اس شخص کو روزہ افطار کرنا جائز نہیں بلکہ سب مسلمانوں کے ساتھ عید کرے اور جو دونوں صورتوں میں اُسنے روزہ نہ رکھا یا ایک میں نہ رکھا قضا اس روزے کی اسپر واجب ہے پر کفارہ واجب نہیں ہے جسنے رمضان کے روزے میں قصداً کرکے کھایا پیا۔ یا جماع قصداً کیا روزہ اُسکا ٹوٹا اور اسپر قضا اس روزے کی واجب ہوئی اور کفارہ یعنی گنہگاری بھی واجب ہوئی ایک بردہ آزاد کرے اور اگر بردہ میسر نہ ہو دو مہینے متواتر روزے رکھے اگر کوئی روزہ دو مہینے میں عذر سے یا بغیر عذر کے ٹوٹ گیا پھر نئے سر سے دو مہینے کے روزے رکھے پر جو عورت نے حیض و نفاس[۱] کے عذر سے دو مہینے کے اندر کوئی روزہ کھایا مضائقہ نہیں اور جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو ساٹھ فقیر و نکو کھانا دیوے ایک ایک کو اتنا دیوے جتنا صدقہ فطر میں دیتا ہے۔ اور جو رمضان کے سوائے کوئی اور روزہ رکھے اور توڑ دیوے تو کفارت نہیں ہوتی بلکہ قضا واجب ہے اور جو رمضان کا روزہ خطا سے ٹوٹا یعنی کلی کرتے ہوئے بے قصد

[۱] درمختار میں لکھا ہے کہ اگر نفاس کے [illegible] ۱۲

حلق میں پانی اُتر گیا یا کسی نے اُسے گرا کے زور سے حلق میں پانی یا کچھ اور ڈالدیا
یا کان میں یا ناک میں وارو ڈالدی یا جو چیز دوا غذا نہیں جیسے کنکر مٹی وغیرہ
کھائی قصد کرکے یا منہ بھر کے قے کی یا رات خیال کرکے کھانا سحری کا کھایا یا پیچھے
معلوم ہوا کہ رات نہ تھی بلکہ صبح صادق ہوگئی تھی۔ یا اسنے خیال کیا کہ دن آخر ہوگیا
ہے اور افطار کا وقت ہوگیا یہ بات وصیان کرکے روزہ کھولا پیچھے دن نکل آیا یا
سوتے آدمی کے حلق میں پانی جا پڑا۔ ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹا اور قضا اُسکی
واجب ہوئی پر کفارہ واجب نہیں اور جو روزہ بھول گیا اور بھول کر کھایا یا پیا یا
جماع کیا یا غسل کی حاجت ہوئی یا بدن پر تیل ملا یا آنکھوں میں سرمہ ڈالا تو بھی روزہ
نہیں ٹوٹا روزے میں غیبت یعنی کسی کا گلہ کرنا اور کسی کو گالی دینا اور بُرا کہنا نہایت
بد ہے ثواب روزے کا جاتا رہتا ہے بلکہ روزے دار کو لائق ہے کہ روزے کو پاک اور صاف
رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت میں مشغول رہے جھوٹ دغا بازی موقوف
کرے اس مہینے مبارک کو غنیمت سمجھے ایک عبادت اُسکی ستر ماہ کے برابر ہے فقیر غریب
کی خدمت غنیمت جانے اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے تو
روزے اُسکے مقبول ہوں اور مسافر کو روزہ رمضان کا کھانا جائز ہے اور جو روزہ
رکھیں تو بھی جائز ہے۔ مگر جو روزہ رکھنے سے مرنیکا اندیشہ ہو روزہ رکھنا گناہ ہے جس
مریض مسافر نے روزے رمضان کے کھائے اور وہ اُسی مرض میں مرگیا گنہگار نہیں
اور جو بیمار چنگا ہوکے مرا یا مُسافر مقیم ہوکے مرا جتنے روز چنگا ہوکے جیتا رہا یا مسافر
مقیم ہوکے جیتا رہا اتنے دنوں کی قضا واجب ہوئی جیسے دس روزے بیماری یا سفر میں
کھائے۔ پھر اچھا ہوکے یا مقیم ہوکے پانچ دن جیا اب اُسپر پانچ روزے قضا واجب
ہوئے اگر قضا نہ کی وارث پر واجب ہے کہ ہر روزے کے بدلے دو سیر گندم یا چار سیر جو
فقیروں کو دے مگر وصیّت میں وارث پر لازم ہے کہ مردہ کہہ مرا ہو اور بغیر کہے وارث کے
اگر دیا تو بھی صحیح ہے قضا رمضان کی چاہیے یک لخت رکھے چاہے فرق سے رکھے لیکن کفارہ
یک لخت واجب ہے جو شخص نہایت بڈھا ہوا اور طاقت روزے کی نہ رہے روزہ نہ رکھے

اور عوض ہر روزے کے برابر صدقہ فطر فقیر کو دے پھر طاقت اگر روزے کی آجاوے
ان روزوں کو قضا کرے جو عورت حمل سے ہو یا دودھ پلاتی ہو اگر روزہ رکھنے سے اُسکے
بچے کو ایذا ہو روزہ کھاوے اور قضا روزے کی اُسپر واجب ہے جو عورت حیض نفاس
والی روزہ کھاوے جب پاک ہووے قضا اُسکی کرے جو کوئی عید الفطر کے عرفے کے دن روزہ
رکھے ایک برس اگلے اور ایک برس پچھلے کے گناہ بخشے جاویں اور جو روزہ عاشورہ کا
رکھے ایک برس کے گناہ بخشے جاویں۔ جیسے نماز سوائے خدا کے کسی کیواسطے پڑھنی جائز
نہیں روزہ بھی کسی اور کا رکھنا جائز نہیں۔

بیان حج کا۔ پانچواں رکن اسلام کا حج ہے جسے حق تعالے نے خرچ راہ اور سواری
دے اور راہ میں امن ہو حج اُسپر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض نہ جانے وہ کافر ہے اور
جسپر فرض ہو اور نہ کرے وہ فاسق یعنی بڑا گنہگار ہے حج ساری عمر میں ایکبار فرض ہے
جب خدا اسباب میسر کرے اسوقت معلوم کر لے اسواسطے باقی مسئلے بیان نہیں کئے جیسے
ارکان اسلام کے بجالانے فرض ہیں گناہوں سے دور رہنا بھی فرض ہے گناہ بعضے کبیرہ
ہیں یعنی بڑے ان کے کرنے سے عذاب ہوگا اگر توبہ نہ کریگا اور بعضے صغیرہ ہیں ان
کے کرنے سے بھی عذاب ہو پر تھوڑا اب بعض کبیرہ گناہ بیان کرتا ہوں (۱) شریک خدا سے
کرنا (۲) ناحق خون کرنا (۳) ماں باپ کو ایذا دینا (۴) کسی عورت سے زنا کرنا (۵)
یتیموں کا مال کھانا (۶) کسی عورت کو جھوٹی تہمت زنا کی لگانی (۷) دو چند
کافروں کی جنگ سے بھاگنا (۸) شراب پینا (۹) ناحق ظلم کرنا (۱۰) کسی کو
پیچھے بدی سے یاد کرنا (۱۱) کسی کے حق میں بدگمانی کرنا (۱۲) اپنے تئیں غیروں
سے اچھا جاننا (۱۳) خدا سے خوف نہ کرنا (۱۴) خدا کی رحمت سے ناامید ہو جانا
(۱۵) کسی سے وعدہ کرکے وفا نہ کرنا (۱۶) ہمسائے کی جورو اور بیٹی پر نظر بد
کرنا (۱۷) کسی کی امانت میں خیانت کرنا (۱۹) قرآن شریف پڑھ کے بھلانا
(۲۰) شہادت حق کی چھپانا (۲۱) شہادت جھوٹی دینا۔ جھوٹ بولنا خصوصاً
جھوٹی قسم کھانا جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے (۲۲) قسم خدا کے

کے کھانا پینا سواری کا ہو

نام کے سوا اور کسی کی کھانا (۲۳) سجدہ کسی کو سوائے خدا کے کرنا (۲۴) قرآن کی مجلس میں اور کسی کام میں مشغول ہونا (۲۵) جمعے کی نماز ترک کرنا۔ (۲۶) ہمیشہ جماعت ترک کرنا (۲۷) مسلمانوں کو کافر کہنا۔ (۲۸) کسی کا گلہ سننا۔ (۲۹) چوری کرنا (۳۰) ظالموں کی خوشامد کرنا (۳۱) بیاج کھانا (۳۲) قضا ناحق فیصل کرنا (۳۳) سودا لیتے دیتے کم تولنا (۳۴) مول چکا کے پیچھے زبردستی سے کم دام دینا (۳۵) لڑکوں سے برا کام کرنا (۳۶) حیض کی حالت میں اپنی جورو یا باندی سے صحبت کرنا (۳۷) اناج کی گرانی سے خوش ہونا (۳۸) کسی عورت کے پاس خلوت میں بیٹھنا (۳۹) جانوروں سے جماع کرنا (۴۰) جوا کھیلنا (۴۱) کافروں کی رسمیں پسند کرنا (۴۲) نجوم کی باتوں کو سچا جاننا (۴۳) دعوے اپنی عبادت یا تقوے کا کرنا (۴۴) مرثیے پر پیٹنا (۴۵) پکار کے رونا (۴۶) کھانے کو برا کہنا (۴۷) ناچ دیکھنا (۴۸) راگ باجوں کا سننا (۴۹) عبادت لوگوں کے دکھلانے کو کرنا (۵۰) کسی کے گھر میں بے اجازت چلے جانا (۵۱) نصیحت قدرت ہوئے پر ترک کرنا (۵۲) کسی سے مسخری کر کے بے حرمت کرنا گناہ ان کے سوا اور بہت سے ہیں غرض سب گناہوں سے دور رہے اور توبہ کرتا رہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ ہو انسان کو لازم ہے اور لائق یوں ہے کہ اپنے تئیں لحاظ کر کے سب سے برا آپ کو جانے اور کسی کو برا نہ سمجھے اور کسی کا عیب تلاش نہ کرے اگر بغیر تلاش اگر کسی کا عیب معلوم ہو جائے ملائمت سے اسے نصیحت کرے لیکن فضیحت نہ کرے اور رسوا نہ کرے حق تعالے نیک عمل کی توفیق دے وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور سلام ہووے او پر رسول اللہ کے کہ محمد ہیں اور اولاد ان کی کے اور دوستوں کے سب پر ساتھ بخشش تیری کے اے سب رحم کرنیوالوں سے بڑا رحم کرنیوالے۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ اب جاننا چاہیئے کہ جب بندہ اپنے مالک کے فرضوں سے فارغ ہو چکا تو اس وقت میں بقدر فرصت کچھ نہ کچھ وظیفہ بھی پڑھ لینا

کرے کہ واسطے کشائش امور دین و دنیا کے بہت مفید ہے۔ سو اس میں پانچوں وقت کے وظیفہ سے ایک ایک کلمہ یہاں بیان کرتا ہوں اگر زیادہ نہو سکے تو ان کلموں سے ہرگز غفلت نہ کرے اور ذخیرہ عاقبت کا اپنی تھوڑی عمر میں حاصل کرے یہ وظیفے بعد نماز پنجگانہ کے مقرر ہیں اسکے پڑھنے سے ثواب عقبیٰ اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہے اسی واسطے اس جگہ پر لکھدیا ہے۔ اور یہ وظیفے بہت مستند ہیں کلام مجید اور حدیث شریف سے سو ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ اس ثواب سے محروم نہ ہے اور اسکے فائدے علماء و فضلاء سے دریافت کر لیوے اس جگہ اسناد لکھنے کی گنجایش نہیں ہے۔

فائدہ

بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کہے اگر اس دن مریگا۔ تو اللہ تعالےٰ بچا و یگا اس کو آتش دوزخ سے اور جو مغرب کیوقت یہی کلمہ کو سات مرتبہ پڑھے اس رات کو نجات پاوے آتش دوزخ سے یہ حدیث ابن حبانؒ ہے

فائدہ

بعد ہر نماز کے آیۃ الکرسی ایک بار اور ہر چہار قل ایک ایک بار پڑھنا نجات دیتا ہے عذاب دوزخ سے ایک نماز سے دوسری نماز تک اس کا پڑھنے والا اگر اس درمیان مریگا تو جنتی ہوگا۔ اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اس کے فائدے بہت ہیں کسی وعظ میں کسی عالم سے سُن لینا چاہیئے۔

فائدہ

بعد ہر نماز فجر کے سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ط پڑھنے سے عقبیٰ کے عذاب سے نجات پاوے اور دنیا میں رزق کی کشایش حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کے پانچ سو بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے اگر فرصت کم ہووے پچیس مرتبہ ضرور پڑھ لے اور بعد نماز عصر کے تسبیح فاطمہؓ کی پڑھے کہ واسطے کشایش امور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہے اور حضرت نے اپنی صاحبزادی

کو تعلیم فرمایا تھا۔ ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر
اور بعد نماز مغرب کے سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور حدیث
شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہے جو شخص ستر ہزار مرتبہ اپنی عمر بھر میں
اس کو پڑھے گا۔ بیشک جنتی ہوگا اور اگر ماں باپ یا عزیز و اقربا دوست و آشنا
کے واسطے ایک دفعہ بھی ستر ہزار کلمہ پڑھ کے بخشیگا وہ شخص بیشک جنتی ہوجاویگا
اور بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑھے اور درود کی بہت قسمیں ہیں ایک قسم
اختیار کرے چاہیے یہی پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط
بعد اسکے سورۂ تبارک الذی واسطے رفاہیت عذاب قبر کے پڑھا کرے آگے
اس کے جو توفیق عبادت کی اللہ تعالےٰ زیادہ دے زیادہ پڑھے لیکن اتنا
ہر مسلمان کو چاہیئے کہ پڑھا کرے اور اسکے ثواب سے کہ بہت بڑا ہے محروم نہ رہے
وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ ط

طریقہ نکاح

نکاح پڑھانے والا قبل نکاح پڑھنے کے سامنے ناکح کے بیٹھکر خطبہ با آواز بلند پڑھے
خطبہ یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ
وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا
وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ
لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھُدٰی
ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلَّ بِدْعَۃٍ
ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ
وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا نَسْئَلُ
اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَ

يجتنب سخطه فانما نحن به وله بسم الله الرحمن الرحيم يايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة وخلق منها زوجها وبث منهما رجالا كثيرا ونساء واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا يايها الذين امنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال الله تعالى وان خفتم الا تقسطوا في اليتمى فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى وثلث وربع فان خفتم الا تعدلوا فواحدة او ما ملكت ايمانكم وانكحوا الايامى منكم والصلحين من عبادكم وامائكم ان يكونوا فقراء يغنهم الله من فضله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النكاح من سنتي فمن رغب عن سنتي فليس مني وقال تزوجوا الودود الولود فاني اباهي بكم الامم بعد اسکے یہ خطبہ پڑھنے والا اسکو کہے کہ ولی دلہن کا ہو یا وکیل دولہا سے کہے کہ نکاح میں نے تیرا ساتھ فلانی عورت یا موکلہ اپنی کے کہ فلانی بیٹی کی ہے کر دیا اتنے مہر پر اور دولہا کہے میں نے قبول کیا نکاح اس عورت کا یا موکلہ تیری کا کہ یہ ہے اس مہر پر اور بجائے فلانی کے نام دلہن کا اور بجائے فلان کے نام دولہا کے باپ کا ہووے اور تعیین مہر کی صاف بیان کرے اور ان الفاظ کو چپکے چپکے نہ کہے جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہیں۔ اور جب نکاح سے فراغت پاوے دعائے برکت واسطے دولہا دلہن کے کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے۔ بارك الله وفيك وعليك وجمع بينكما على خير اور اگر کوئی اجنبی باجازت ولی یا وکیل دولہن کے بطریق مسطور نکاح پڑھاوے تو بھی درست ہے ✤

ملنے کا پتہ
۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء
ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب لاہور بازار کشمیری